مسلمانوں کے حق میں
غیر مسلم عدالت کے فیصلہ کا شرعی حکم

مولانا مفتی عبدالقادر
رفیق دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

اس قسم کے سوالات پر علمائے امت کو کام کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ غیر مسلم ممالک میں مذکورہ صورتحال اس قدر تیزی سے بڑھ رہا ہے۔ کہ اس کا اندازہ کرنا بھی دشوار ہے کہ مسلم خواتین غیر مسلم عدالت میں چلی جاتی ہے اور آسانی سے فسخ نکاح کا فیصلہ مان لیتی ہے حالانکہ غیر مسلم عدالت کا فیصلہ مسلمان کے حق میں کیا حیثیت رکھتی ہے؟ اس کا جاننا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔ اس لئے مولانا مفتی عبدالقادر صاحب نے انتہائی جامعیت اور مدلل انداز سے فتویٰ تحریر فرمایا ہے۔ قارئین حضرات کے استفادہ کیلئے اس دفعہ مجلّہ میں شائع کیا جاتا ہے۔ .... (ادارہ)

سوالنامہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میں مسمّی محمد طاہر جاوید کی بیوی مسمات فرحت طاہر بنت محمد یعقوب نے یہاں برطانیہ کی عدالت میں مجھ سے طلاق لینے کے لئے دعویٰ دائر کر دیا ہے۔ جبکہ میں اپنے بیوی کو رکھنے کے لئے تیار ہوں اور طلاق نہیں دینا چاہتا اور میرے اس بیوی سے چھ بچے ہیں۔ کیا اگر برطانیہ کی عدالت میرے طلاق دیئے بغیر میری منکوحہ کو مطلقہ قرار دیدے تو کیا اس صورت میں شرعی طور پر وہ مطلقہ ہو جائے گی اور کیا دوسری جگہ شادی کر سکتی ہے۔ جواب سے مشکور فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا

دعا کا محتاج

خادم محمد طاہر جاوید لندن

الجواب باسمہ تعالیٰ

صورت مسئولہ میں اگر شوہر اپنی بیوی کے جائز حقوق ادا کرتا ہے اور بیوی پر ظلم وستم نہیں کرتا۔ تو ایسے حالات میں اولاً تو بیوی کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ بغیر کسی معقول وجہ کے شوہر سے علیحدگی اختیار کرنے کے لئے عدالت سے رجوع کرے اور آباد شدہ گھر کو اجاڑنے کی کوشش کرے۔ ایسے حالات میں بیوی کے لئے علیحدگی کا مطالبہ کرنا غیر شرعی ہے۔

ہاں اگر بیوی کو اپنے شوہر سے متعلق جائز شکایات ہیں، مثلاً شوہر بیوی پر ظلم وستم کرتا ہے، یا بیوی کے حقوق ادا نہیں کرتا، نان ونفقہ نہیں دیتا، اور نہ ہی شوہر اپنی بیوی کو طلاق "یا" خلع دیتا ہے تو ایسے حالات میں بیوی کا حق بنتا ہے کہ وہ کسی مسلمان جج کی عدالت میں جا کر

فسخ نکاح کا دعویٰ دائر کرے اور مذکورہ وجوہات پر دو معتبر گواہ پیش کرے اور عدالت سے تنسیخ نکاح کا فیصلہ حاصل کرے۔اس صورت میں عدالت کا مسلمان جج اگر یکطرفہ فیصلہ صادر کرے تو شرعاً اس فیصلہ کا اعتبار ہوگا، عورت آزاد ہو جائے گی۔

غیر مسلم جج کا دینی معاملات میں فیصلہ نا قابل اعتبار ہے:

واضح رہے کہ مسلمانوں کے دینی امور میں فیصلہ کرنے کے لئے قاضی اور ججوں کا مسلمان ہونا اور فیصلہ قرآن وسنت کے مطابق ہونا ضروری ہے۔غیر مسلم حکام وججوں کو مسلمانوں کے دینی معاملات میں فیصلہ دینے کا اختیار نہیں خواہ وہ جج یہودی ہوں یا عیسائی یا دیگر کفار میں سے کوئی ہو۔کیونکہ وہ دین اسلام پر یقین نہیں رکھتے۔

چنانچہ علامہ ابن ہمام فتح القدیر میں لکھتے ہیں:

ولا تصح ولاية القاضى حتى يجتمع فى المولىٰ شرائط الشهادة ومنها الاسلام. الخ

ترجمہ:۔اور قاضی کی ولایت اور عہدہ کسی کے لئے صحیح نہیں جب تک کہ اس میں شہادت اور گواہی دینے کی شرائط جمع نہ ہو جائیں اور گواہی دینے کی تمام شرائط جمع نہ ہو جائیں اور اس کی شرط میں سے اہم شرط یہ ہے کہ وہ دین اسلام پر ایمان رکھنے والا ہو۔

البحر الرائق میں ہے:

واهله اهل الشهادة وهو ان يكون حراً مسلماً بالغاً عاقلاً عدلاً فلذا قال فى النهاية فلا تصح تولية كافر وصبى. الخ (ص:۲۶۰، ج:۶)

ترجمہ:۔قاضی یعنی موجودہ زمانہ کے جج بننے کے اہل وہ ہوسکتا ہے جو مسلمانوں کے معاملات میں شہادت اور گواہی دینے کا اہل ہو سکتا ہو یعنی آزاد ہو۔مسلمان ہو، عاقل ہو، بالغ ہو۔اس بناء پر صاحب نہایہ نے کہا کہ کافر اور نابالغ بچہ کا قضاء اور جج کے عہدہ پر فائز ہونا صحیح نہیں۔

علاوہ ازیں دیگر کتب فقہ مثلاً فتاویٰ شامی، فتاویٰ عالمگیری، البدائع الصنائع، طحطاوی علی الدر المختار وغیرہ میں اس بات کی تصریح موجود ہے کہ قاضی اور جج کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے۔

چونکہ برطانیہ کی حکومت غیر مسلم حکومت ہے اور وہاں کے جج غیر مسلم ہوتے ہیں۔اس لئے برطانوی غیر مسلم جج کا فسخ نکاح کا فیصلہ مسلمانوں کے لئے قابل اعتبار نہیں ہوگا اور نہ ہی اس سے نکاح ختم ہوگا اور نہ ہی اس غیر مسلم جج کے فیصلے کے بعد عورت کے لئے دوسری جگہ نکاح کرنا جائز ہوگا اگر وہ اس فیصلہ کے بعد دوسری جگہ نکاح کرے گی تو وہ گناہ کی زندگی گزارے گی۔

غیر مسلم جج کے فیصلے کے اعتبار کی ایک صورت:

مگر یہ کہ غیر مسلم جج کے فیصلہ کے موقع پر یا اس کے بعد مسلمان شوہر اس فیصلہ کو تسلیم کر کے منظوری دے دیتا ہے تو پھر اس

وقت عدالت کا فیصلہ شوہر کی منظوری کی وجہ سے معتبر ہوگا اور وہ فیصلہ شوہر کی جانب سے خلع کے حکم میں ہوگا۔اس سے نکاح ختم ہوجائے گا،عورت عدت گزار کر دوسری جگہ نکاح کرسکے گی۔ (بشکریہ ماہنامہ بینات)

مراجع ومصادر

۱۔ فتح القدیر
۲۔ فتاوی عالمگیری
۳۔ البحرالرائق
۴۔ بدائع الصنائع
۵۔ فتاویٰ شامی
۶۔ طحطاوی علی الدرالمختار
۷۔ النہایۃ

اہل علم کی دلچسپی کے لئے ''مجلس التحقیق الفقهی'' کے مجلّات

زیرنگرانی: مولانا سید نسیم علی شاہ الہاشمی

(1) سہ ماہی المباحث الاسلامیہ(اُردو):

سائنس وٹیکنالوجی کے تحقیقات وایجادات سے پیش آنے والے مسائل کا فقہی حل

اہم اور جدید مسائل پر مشتمل علمی،تحقیق کا حامل اور فکرِ اسلامی کا ترجمان

صفحات: 136 زرِتعاون سالانہ: 240روپے

(2) ششماہی البحوث الاسلامیہ(عربی):

اہم اور جدید مسائل پر مشتمل پاکستان اور عالم اسلام کے جید علماء کی علمی تحقیق (عربی زبان میں)

صفحات: 136 زرِتعاون: 200روپے

برائے رابطہ :ناظم دفتر ''مجلس التحقیق الفقهی''

جامعہ المرکز الاسلامی پاکستان ڈیرہ روڈ بنوں

فون: 0092-928-331353 فیکس: 331355

فضائی آلودگی سے بچنے کے لئے صاف ماحول قائم کرنا:

نبی کریم ﷺ ماحول کو صاف رکھنے پر خاصا زور دیا کرتے تھے۔آپ ﷺ فرماتے تھے:

ترجمہ:''ایمان کی ستر سے کچھ اوپر شاخیں ہیں جن میں سب سے افضل لا الہ الا اللہ کا عقیدہ رکھنا ہے اور سب سے سہل الحصول راستے سے موذی چیز دور کرنا ہے''۔[صحیح مسلم(۵۸):کتاب الایمان(۱) باب بیان عدد شعب الایمان(۱۲)]